بیل کی عمر پوری ہو اور دانت نہ نکلے ہوں، تو قربانی کا حکم

ریفرنس نمبر:pin4758

تاریخ: 11-09-2016

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایسا بیل جس کی عمر تو پوری ہو چکی ہو، لیکن ابھی تک اس کے سامنے والے بڑے دانت نہ نکلے ہوں، تو اس کی قربانی کرنے کا شرعا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایسا بیل جس کی عمر اسلامی اعتبار سے دو سال مکمل ہو اور اس میں مانعِ قربانی کوئی بھی عیب نہ ہو، تو اس کی قربانی بلا شبہ جائز ہے، اگرچہ ابھی تک اس کے سامنے والے دو بڑے دانت نہ نکلے ہوں (جن کی وجہ سے جانور کو عرف میں "دوندا یعنی دو دانت والا" کہا جاتا ہے)، کیونکہ شریعت کی طرف سے قربانی کے جانوروں کی مقرر کردہ عمر کا پورا ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں۔

صحیح مسلم میں ہے: "لا تذبحوا الا مسنة" ترجمہ: تم قربانی میں مسنہ ذبح کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ، ج2، ص155، مطبوعہ کراچی)

"مسنہ" کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں: "ھي التثنية من كل شيء" ترجمہ: مسنہ اونٹ، گائے اور بکری میں سے "ثنی" کو کہتے ہیں۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج5، ص166، مطبوعہ ملتان)

اور "ثنی" کی وضاحت کرتے ہوئے تحفۃ الفقہاء میں ارشاد فرمایا: "ثم الثني من الابل عند الفقهاء ابن خمس سنين ومن البقر ابن سنتين ومن الغنم ابن سنة" ترجمہ: **اور فقہاء کے نزدیک اونٹ میں سے ثنی وہ ہے جس کی عمر پانچ سال ہو اور گائے میں سے جس کی عمر دو سال ہو اور بکری میں سے جس کی عمر ایک سال ہو۔**

(تحفۃ الفقہاء، ج3، ص84، مطبوعہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قربانی کے جانور میں عمر کا پورا ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں۔ چنانچہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”قربانی کے بکرے کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے، دانت نکلنا ضروری نہیں، لہذا بکرا اگر واقعی سال بھر کا ہے، تو اس کی قربانی جائز ہے، اگرچہ اس کے دانت نہ نکلے ہوں۔

(فتاری فیض الرسول، ج2، ص456، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

البتہ یہ یاد رہے کہ سامنے کے دو بڑے دانتوں کا نکلنا جانور کی عمر پوری ہونے کی علامت ہے، کیونکہ اونٹ کے پانچ سال بعد، گائے وغیرہ کے دو سال بعد اور بکری وغیرہ کے ایک سال کے بعد ہی دانت نکلتے ہیں، اس سے پہلے نہیں، لہذا اگر کسی جانور کے دانت نہ نکلے ہوں، تو خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کر لی جائے کہ اس کی عمر مکمل دو اسلامی سال ہے یا نہیں، اگر شک ہو تو ایسے جانور کو قربانی کے لیے نہ خریدا جائے، خصوصاً اس دور میں کہ جس میں جھوٹ بول کر جانور بیچنا عام ہو چکا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”سال بھر سے کم کی بکری عقیقے یا قربانی میں نہیں ہو سکتی، اگر مشکوک حالت ہے، تو وہ بھی ایسی ہی ہے کہ سال بھر کی نہ ہونا معلوم ہو ”لان عدم العلم بتحقق الشرط کعلم العدم“ کیونکہ شرط کے متحقق ہونے کا عدمِ علم اس کے عدمِ تحقق کے علم کی طرح ہے، خصوصا بائع کا بیان کہ وہ اس سے زیادہ آگاہ ہے اور سال بھر سے کم کی ظاہر کرنے میں اس کا کوئی نفع نہیں، بلکہ اس کا عکس متوقع ہے کہ جب مشتری اپنے مطلب کی نہ جانے گا نہ لے گا۔“

اور فرماتے ہیں: ”جبکہ سال بھر کامل ہونے میں شک ہے، تو اس کا عقیقہ نہ کریں اور قصاب کا قول یہاں کافی نہیں کہ بکنے میں اس کا نفع ہے اور حالتِ ظاہر اس کی بات کو دفع کر رہی ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج20، ص583، 584، مطبوعہ، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

08 ذوالحجۃ الحرام 1437ھ 11 ستمبر 2016ء